بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۶

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۷۹	۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ - ۹ ظہور ۱۳۴۷ ہش ۹ اگست ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

143

اخبار احمدیہ

٥- ربوہ ۸ ظہور - کراچی سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مورخہ ۶، ۷ ماہ ظہور کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو تاریں ارسال کی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں فرماتے رہیں۔

٥- مورخہ ۳ ماہ ظہور کو میو ہسپتال لاہور میں مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینجر الفضل کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ہوا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ گردے میں سے پتھری نکال دی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

٥- مکرم مشتاق احمد صاحب ہاشمی قائد خدام الاحمدیہ لائل پور چار پانچ ہفتوں سے بہت بیمار ہیں اب بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ انہیں ڈسٹرکٹ ہسپتال لائل پور میں داخل کر دیا گیا ہے۔

ہاشمی صاحب موصوف سلسلہ کے انتھک اور بہت مخلص کارکن ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خالد محمود بھٹی ایڈووکیٹ لائل پور

٥- مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب ایم ایس سی واقف زندگی کو اللہ تعالیٰ نے سیرالیون میں مورخہ ۲۴ ظہور کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ القیوم غنی نام تجویز فرمایا۔

نومولودہ مکرم حاجی چوہدری محمد رمضان صاحب کی پوتی اور مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

اجتماع انصار اللہ وزیر آباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مورخہ ۳۰ ظہور (اگست) بروز جمعہ وزیر آباد میں مجلس انصار اللہ کا اجتماع منعقد ہوگا۔ مرکز کے نمائندے بھی تشریف لا کر اجتماع سے خطاب فرمائیں گے۔

ضلع گوجرانوالہ کے انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ایمان کی حفاظت نہ کرو گے تو شیطان اسے چرا لیگا

اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو

"دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو ان کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائے گا۔ یہ چور بہت ہی خطرناک ہے۔ دوسرے چور جو اندھیری راتوں میں آ کر نقب لگاتے ہیں۔ وہ اکثر پکڑے جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ لیکن یہ چور ایسا ہے کہ اس کی عمر نہیں ہے اور ابھی پکڑا نہ جائے گا۔ یہ اُس وقت آتا ہے جب گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے کیونکہ چور اور روشنی میں دشمنی ہے۔ جب انسان اپنا مُنہ خدا کی طرف رکھتا ہے اور اُسی کی طرف رجوع اور توجہ کرتا ہے تو وہ روشنی میں ہوتا ہے اور شیطان کو کوئی موقعہ اپنی دستبرد کا نہیں ملتا۔ پس کوشش کرو کہ تمہارے ہاتھوں میں ہمیشہ روشنی رہے۔ اگر غفلت بڑھ گئی۔ تو یہ چور آئے گا اور سارا اندوختہ لے جائے گا اور برباد ہو جاؤ گے۔ اس لئے اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقوے کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے ضائع ہونے سے کچھ حرج نہ ہو بلکہ اگر یہ اندوختہ جاتا رہا تو ہلاکت ہے اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہو جاؤ گے۔"

(الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

سورۂ فاتحہ بڑی حسین بڑی وسعتوں گہرائیوں اور تاثیروں والی دعا ہے

غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ کی پُر معارف تفسیر

غضبِ الٰہی اور ضلالت سے بچنے کے لئے ہر قسم کی تدابیر اختیار کرو مگر ساتھ ہی دعاؤں سے بھی کام لو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۲ وفا ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گزشتہ چند خطبات میں مَیں نے

سورۂ فاتحہ کی مختلف آیات

لیکر ان کے مضمون کو جماعت کے سامنے رکھا تھا اور اس سلسلہ میں جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوسکتی ہیں ان کی طرف انہیں متوجہ کیا تھا۔ آج مجھے خیال آیا کہ ان خطبات میں قریباً ساری سورۂ فاتحہ کی ایک تفسیر بیان ہوگئی ہے۔ سوائے ایک ٹکڑے غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ کے۔ اس لئے آج مَیں جماعت کو اس مضمون کی طرف متوجہ کروں گا جو اس چھوٹی سی آیت میں بیان ہوا ہے۔ اگرچہ میری بیماری کافی حد تک دُور ہوچکی ہے لیکن کچھ ضعف باقی ہے اس لئے اختصار کرنا پڑے گا۔

اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ میں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ایک عجیب دعا بڑی حسین اور بڑی وسعتوں اور بڑی گہرائیوں اور بڑی تاثیروں والی دعا سکھائی اور ہمیں بتایا کہ یہ دعا کرو کہ اے خدا عقل بھی ہمیں یہی بتاتی ہے۔ ہماری فطرت بھی اسی طرف راہ نمائی کرتی ہے کہ ہر مقصود کے پانے کے لئے ایک سیدھی راہ ہوا کرتی ہے اور جو اس سیدھی راہ کو اختیار کرتا ہے وہی اپنے مقصود کو حاصل کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو ہمیں تجھ تک پہنچا دے تو ہمیں مل جائے۔ تیرے ساتھ ہمارا تعلق قائم ہو جائے۔ تجھے ہم پالیں، تیری رحمتوں کے ہم وارث بن جائیں۔ اور بتایا کہ یہ راہ آج پہلی دفعہ انسان کو نہیں بتائی جا رہی بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے

نبوت کا ایک سلسلہ شروع ہوا

اور انبیاء سے تعلق رکھنے والے بزرگ، خدا کی راہ میں قربانی دینے والے خدا کی محبت کو پانے والے پیدا ہوتے رہے۔ پس جس طرح پہلوں پر اصولی طور پر تیرے انعام نازل ہوئے تو ہمیں ایسی راہ دکھا کہ ہم بھی ان جیسے بن جائیں اور اس قسم کے انعام ہمیں بھی تیری طرف سے ملیں۔

اس حصہ پر مَیں نے خاصی تفصیل سے روشنی ڈالی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ وہ خطبہ محفوظ نہیں رہا۔ مری میں مَیں نے بعض خطبات دیئے تھے جو محفوظ نہیں رہ سکے۔ یعنی نہ تو وہ ٹیپ ہوئے نہ لکھے گئے۔

بہرحال اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ

منعم علیہم گروہ

کے علاوہ ایک گروہ وہ بھی ہے جو منعم علیہم نہیں اور آگے وہ دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ایک وہ جو مغضوب بن جاتے ہیں اور ایک وہ جو راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ مغضوب کے معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ ہیں کہ جو شخص انشراح صدر کے ساتھ کفر کو کفر سمجھتے ہوئے قبول کرتا ہے سب سے پہلا انشراح صدر اس سلسلہ میں ابلیس کو ہوا تھا۔ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں تھی وہ اپنے اللہ کو پہچانتا تھا، اللہ سے وہ گفتگو کر رہا تھا۔ لیکن کہتا تھا مَیں کفر کروں گا اور لوگوں کو بھٹکاؤں گا۔ تیرا کہنا نہیں مانوں گا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی سزا ملے گی۔ خدا نے کہا تھا کہ مَیں تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے جہنم کو بھر دوں گا لیکن وہ کفر پر قائم رہا۔

غرض

مغضوب اس کو کہتے ہیں

جو نافرمانی کی راہ کو نافرمانی کی راہ سمجھتا ہے جو کفر کے راستہ کو کفر کا راستہ سمجھتا ہے جو جانتا ہے کہ اگر مَیں نے یہ راہ اختیار کی تو اللہ تعالیٰ کا یقینی غضب مجھ پر نازل ہوگا لیکن پھر

جبھی اس کا شیطانی نفس یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے اسی راہ کو اختیار کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ مغضوب کے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے سورہ نحل میں فرماتا ہے

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔ ع۱۴

اس آیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ غضب اس گروہ یا فرد پر نازل ہوتا ہے جو انشراحِ صدر سے کفر کے راستہ کو قبول کرتا ہے۔ پس غضب کے نزول کے لئے جو وجہ بنتی ہے وہ جان بوجھ کر خدا تعالےٰ کے غضب۔ اس کی ناراضگی اور اس کے قہر کے راستوں کو اختیار کرنا ہے یعنی عرفان ہوتا ہے کہ یہ راستہ جہنّم کی طرف لے جا رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس سے خدا ناراض ہو جائے گا لیکن پھر جرأت کرتا ہے اور خدا کی ناراضگی، اس کے غضب اور قہر کو مول لیتا ہے۔

اسی طرح سورۃ بقرہ کی آیات ۹۰ اور ۹۱ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے (میں چونکہ اختصار کرنا چاہتا ہوں اس لئے نہ میں پوری آیات پڑھ رہا ہوں۔ نہ میں ان کا ترجمہ کروں گا۔ نہ تفسیر بیان کروں گا۔ میں اس مطلب کے ٹکڑے لوں گا) آیت ۹۰ میں ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ

کہ ان کے پاس جب کافروں پر

فتح اور کامرانی حاصل کرنے کے سامان

آگئے تو باوجود اس عرفان کے، باوجود اس سمجھ کے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے برکت کے سامان پیدا ہوئے ہیں كَفَرُوْا بِهٖ انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور آیت ۹۱ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ اس بات پر بگڑتے ہیں کہ اللہ اپنی مرضی سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کلام نازل کر دیتا ہے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ ہم جس پر چاہیں اللہ کا فرض ہے (نعوذ باللہ) کہ وہ اس پر کلام نازل کرے۔ غرض وہ جانتے تھے کہ یہ کلام اللہ کا ہے۔ پس اس ٹکڑے میں یہ بات وضاحت سے بیان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کا ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ جس پر یہ کلام نازل ہوا ہے اللہ تعالےٰ نے اسی کو پسند کیا ہے اور اس کو اپنا محبوب بنانا چاہا ہے۔ اپنے قرب سے نوازنا چاہا ہے اور اس پر اپنا کلام نازل کیا ہے اور یہ جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوا؟

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ

ایک غضب کے بعد دوسرے کے وہ مورد بن گئے۔

جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ

کی وجہ سے ایک غضب مول لے لیا اور اس بات سے ناراض ہوئے کہ خدا نے اپنی مرضی سے اپنی پسند سے اس شخص پر اپنا کلام کیوں نازل کیا جسے اس نے مقرب بنانا چاہا۔ ہماری مرضی چلنی چاہیئے تھی۔ وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ کلام خدا کا ہے اور جس پر نازل ہوا ہے وہ خدا کا مقرب بھی ہے انکار کر جاتے ہیں فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ایسے لوگ غضب کے بعد غضب کے مورد ہو جاتے ہیں۔

غرض

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے

کہ اے خدا کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم شیطان کی طرح تیری معرفت رکھنے کے باوجود اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ تیری طرف لے جانے والی صراطِ مستقیم کونسی ہے پھر بھی اس راہ کو چھوڑ دیں اور شیطان کی راہوں کو اختیار کر لیں اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک تیرا فضل اور تیری رحمت ہمارے شاملِ حال نہ ہو اس لئے تجھ سے یہ عاجزانہ دعا ہے کہ ہمیں مغضوب کبھی نہ بنانا۔

وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور نہ کبھی ہمیں ضال بنانا۔ ضال سیدھے راہ سے بھٹکنے والے کو کہتے ہیں اور قرآن کریم نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (کہف ع ۱۲) پس ضالین وہ ہیں جن کی تمام کوششیں ان راہوں کی تلاش میں رہتی ہیں جو اُخروی زندگی سے ورے ورے ختم ہو جاتی ہیں۔ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وہ اس ورلی زندگی کے کناروں سے نکل کر اُخروی زندگی تک نہیں پہنچتیں۔ راہ بھٹک جاتی ہے، کوشش جو ہے وہ آگے چل ہی نہیں سکتی ایسے راستے وہ اختیار کرتے ہیں جن کا صرف اس دنیا سے تعلق ہے حالانکہ ہمیں اللہ تعالےٰ نے یہ ساری چیزیں (خواہ وہ قوتیں اور استعدادیں ہوں یا مادی سامان ہوں یا فطرت کے تقاضے ہوں) اس لئے دی تھیں کہ اس دنیا میں وہ ختم نہ ہوں۔ نہ صرف اس دنیا سے ان کا تعلق ہو بلکہ ان کے نتیجہ میں انسان اس دنیا میں اس دنیا میں بھی اللہ تعالےٰ کی رضا کی جنّت کو حاصل کرے اور اُس دنیا میں بھی وہ اس کی رضا کی جنّت کو حاصل کرے لیکن ایک گروہ انسانوں میں سے یا بعض افراد ایسے ہوتے ہیں کہ جو ان قوتوں کی انتہا اس دنیا کے ورے ورے سمجھتے ہیں اسی طرح دنیا کے جو سامان ہیں ان کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہ بس دنیا میں ہی ہمارے کام آئیں گے حالانکہ

ایک عقلمند مومن یہ جانتا ہے

کہ وہ بکرا جو خدا نے مجھے دیا ہے اور جو گوشت پوست کا ہے اور اسکی زندگی بھی چھوٹی ہے ایک ایسی چیز ہے جو صرف اس دنیا میں ہمارے کام نہیں آ سکتی۔ بلکہ اگر ہم چاہیں تو یہ اس دوسری دنیا میں بھی ہمارے کام آئے گی۔ کیونکہ اگر ہم چاہیں تو تقویٰ کا ٹیگ، لیبل اسکے ساتھ لگا دیں تو بکرا یہاں رہ جائے گا لیکن وہ ٹیگ، وہ لیبل آسمانوں پر خدا کے پاس پہنچ جائے گا۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج ع ۵) تقویٰ ساتھ لگا دو تو وہ بکرا اللہ کے حضور پہنچ گیا اور تمہارے لئے دوسری زندگی میں بھی اور اسی زندگی میں بھی مفید ہو گا (یہ زندگی تو اُس زندگی کے مقابلہ میں اتنی معمولی چیز ہے کہ ہم اس کا نام ہی نہیں لیں گے) دوسری زندگی میں بھی وہ کام آ جائے گا۔ آپ دفتر میں جاتے ہیں سو روپیہ آپ کو تنخواہ ملتی ہے اب کوئی احمق ہی کہہ سکتا ہے کہ یہ چاندی کے سکّے یا کاغذ کے نوٹ صرف اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیصر کی چیز ہے اس کا ایک حصّہ اس کو تو دیدینا چاہیئے لیکن چونکہ یہ خدا کی چیز نہیں اسے نہیں دینا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو وہ تباہ ہو جائے گا۔ اُسے یہ کہنا چاہیئے کہ ہر چیز چونکہ خدا کی ہے اس لئے جس قدر خدا چاہے وہ لے لے پھر جو بچ جائے گا وہ میں استعمال کر لوں گا۔ ایک مومن کی یہی نیت ہوتی ہے اسکی یہ نیت نہیں ہوتی کہ جو مجھ سے بچ جائے گا وہ میں خدا کو دیدوں گا بلکہ اسکی نیت یہ ہوتی ہے کہ جو اللہ سے بچ جائے گا اس معنی میں کہ وہ کہے کہ میں نے اتنا لے لیا باقی تم استعمال کر لو تو پھر وہ میں استعمال کر لوں گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے بعض کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اتنا مال نہیں چاہیئے واپس لے جاؤ اور استعمال کرو۔ اس نے نیک نیتی کے ساتھ جتنا دینا چاہا پیش کر دیا اور ہمیں یقین ہے کہ اسنے خدا سے

اسی کے مطابق ثواب حاصل کر لیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے حالات کو دیکھتے ہوئے اور اسلام کی اس وقت کی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ سارے مال کی ضرورت نہیں۔ واپس لے جاؤ۔ پھر یہ بتانے کے لئے کہ جب ایک مومن خدا کے حضور اپنا سارا مال پیش کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ بدنیتی نہیں ہوتی کہ سارا مال قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے سارا پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب اپنا سارا مال پیش کیا تو وہ سارا قبول کر لیا گیا اور بتایا گیا کہ

ہر مومن کے دل کی یہی کیفیت ہے

لیکن کچھ مومن وہ ہوتے ہیں جو جوالِ ہمّت ہوتے ہیں اور جو انتہائی بوجھ کو برداشت کر سکتے ہیں (چنانچہ آپ نے ان میں سے ایک کا سارا مال لے لیا اور مثال کو قائم کر دیا) اور کچھ وہ ہوتے ہیں کہ ان کی رُوح تو انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوتی ہے لیکن ان کا ماحول اور ان کا جسم اس کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ان کو فتنہ اور امتحان سے بچانے کے لئے ان کے مال کا ایک حصّہ قبول کر لیا جاتا ہے اور ایک حصہ واپس کر دیا جاتا ہے۔

پس مومن کی مادی کوشش مادی دنیا کی حدود سے ورے ختم نہیں ہو جاتی اور اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ ضَلَّ سَعْیُہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ کیونکہ ہر پیسہ جو وہ خرچ کرتے ہیں۔ زندگی کا ہر لمحہ جو وہ گزارتے ہیں، اخلاق کا ہر مظاہرہ جو ان سے سرزد ہوتا ہے بچوں سے محبت اور پیار کا سلوک جو دنیا ان سے دیکھتی ہے اس کے پیچھے یہی رُوح کام کر رہی ہوتی ہے کہ جس نے

خدا کی رضا کے لئے

اپنی بیوی کے مُنہ میں لقمہ ڈالا اس نے بھی ثواب حاصل کر لیا۔ غرض مومن اپنے ہر دنیوی کام کو اُخروی جزا اور اُخروی نعماء کے حصول کا ذریعہ بنا لیتا ہے اور اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ضَلَّ سَعْیُہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا والے گروہ میں ہے لیکن بہت سے لوگ ہمیں ایسے بھی نظر آتے ہیں۔ بہت سی قومیں ہمیں ایسی بھی نظر آتی ہیں جو راہ بُھول گئے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ سیدھا راستہ کونسا ہے اس لئے وہ مَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ کے گروہ میں شامل نہیں کئے جا سکتے۔ وہ ضال کے گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اصلاح کے ذرائع تو اختیار کرے گا اور وہ انہیں سخت بھی محسوس ہوں گے لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں سورۃ فاتحہ میں

ان دو گروہوں میں ایک فرق

کر دیا ہے یعنی ایک کو مغضوب کہا ہے اور ایک کو ضال کہا ہے۔ یہ لوگ صراطِ مستقیم کو پہچانتے نہیں۔ ضالین یہ سمجھتے ہیں کہ جس راستہ پر وہ ہیں بس وہی ٹھیک ہے۔ نہ وہ خدا کو پہچانیں۔ نہ کوئی آسمانی تعلیم ایسی ہے جس کے اوپر ان کا پختہ یقین ہے۔ وہ سمجھتے ہیں بس یہ دنیا پیدا ہوئی یا اگر ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ دنیا کو اللہ نے پیدا کیا ہے مگر اتنی بڑی ہستی ان عاجزوں سے ایک زندہ تعلق کیوں قائم رکھے گی اس لئے اس کا ہمارے ساتھ کوئی زندہ تعلق نہیں۔ غرض اپنی حماقت اپنی بیوقوفی۔ اپنی روایات (ہزار قسم کی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ان سب وجوہات کے نتیجہ میں وہ راہ گم کر بیٹھے ہیں۔ اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر یہ جماعت مومنین جو احیائے اسلام کے لئے پیدا کی گئی ہے ضالین کے سامنے بھٹکتے ہوئے راہی کے سامنے ہدایت پیش کرے گی تو ان میں سے بہت سے اسے قبول کر لیں گے کیونکہ ان کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ جان بوجھ کر انشراحِ صدر کے ساتھ ضلالت کی راہوں کو اختیار نہیں کرتے بلکہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ ان کو صراطِ مستقیم کا پتہ ہی نہیں۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ دعا کرتے رہو کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم میں سے کوئی فرد یا جماعت گمراہی یا کفر میں پڑ کر ایک حصّہ ان کا مغضوب بن جائے اور ایک حصّہ ان کا ضال بن جائے۔ یعنی ہر شخص دعا کرنے والا اپنے اور اپنوں کے لئے یہ دعا کرے کہ اے خدا میری فطرت میں شیطنت کو کبھی پیدا نہ ہونے دینا کہ مَیں تیری راہ کو جانتے بوجھتے انشراحِ صدر کے ساتھ چھوڑنے لگ جاؤں اور نہ ایسے حالات پیدا کرنا کہ مَیں تیری راہ کو گم کر دوں اور بھٹک جاؤں اور شیطان کی راہوں کو اختیار کر لوں۔

غرض جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ تحریر فرمایا ہے

سورۃ فاتحہ ایک عظیم دعا ہے

اس وقت مَیں صرف اس چھوٹے سے ٹکڑے کا مضمون بیان کر رہا ہوں۔ اور اس سورۃ کا یہ ٹکڑا بھی عظیم دعا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ میرے غضب سے بچنے کے لئے ہر قسم کی تدبیر اختیار کرنے کے بعد میرے حضور آؤ اور دعائیں کرو اور ضلالت کی راہوں کو اختیار کرنے سے بچنے کے لئے ہر قسم کی تدبیر اختیار کرو اور میرے پاس آؤ اور دعا کرو۔ اگر خلوصِ نیت سے میرے حضور دعا کرو گے تو ضال ہونے سے بھی تجھے اے انسان بچایا جائے گا۔ مغضوب ہونے سے بھی تجھے بچایا جائیگا اور صراطِ مستقیم تجھے دکھائی جائے گی۔ اس راہ پر چلنے کی تجھے توفیق عطا کی جائے گی میرے قُرب کو تُو حاصل کر لے گا۔ میری رضا کی جنّت میں تو داخل ہو جائے گا اور اس گروہ میں شامل ہو جائے گا جو مُنْعَمْ عَلَیْہِمْ کا گروہ ہے جس کا ذکر

متعدد آیاتِ قرآنیہ

میں پایا جاتا ہے۔

خدا کرے کہ ہمیں محض اس کے حضور سے یہ توفیق ملتی رہے کہ ہم سورۃ فاتحہ کی دعا کو خلوصِ نیّت کے ساتھ اور پوری سمجھ کے ساتھ پڑھتے رہیں اور خدا کرے کہ ہماری یہ عاجزانہ دعا سب سے پہلے اس کے حضور قبول ہو کیونکہ

یہ بڑی جامع دعا ہے

اور خدا کرے کہ ہم منعم علیہم گروہ میں شامل کئے جائیں اور جس دن سب انسانوں نے اس کے حضور اکٹھا ہونا ہے اس دن اس گروہ میں شامل نہ ہوں جو اس کی نگاہ میں یا تو مغضوب ہے یا ضال ہے۔ آمین ؁

زعمائے انصار اللہ کی توجّہ کے لئے

بعض دیہاتی مجالس انصار اللہ نے تو حسبِ سابق ماہِ احسان و وفا (جون۔ جولائی) میں اپنا سارا چندہ بھجوا دیا ہے لیکن کچھ مجالس ایسی بھی ہیں جو کسی وجہ سے اپنا چندہ بھجوا نہیں سکیں۔ ایسی مجالس کے زعمائے کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس سال کا سو فیصد چندہ جلد تر ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکُم اللہُ خیرًا۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

فضائل قرآن

145

قرآن کریم کی عظمت

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ

میں اَلذِّکْرِ سے مراد قرآن کریم ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے عمل کے لئے نازل فرمایا ہے اور اس کا ایک نام الذکر بھی رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (حجر ع۱)

ہم نے ہی اس ذکر یعنی قرآن کریم کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

اسی طرح فرماتا ہے:

وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبَارَکٌ اَنْزَلْنٰہُ اَفَاَنْتُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ (انبیاء)

یہ قرآن ایک ایسا نصیحت نامہ ہے جس میں تمام آسمانی کتابوں کی خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں اور جس کو ہم نے اپنی خاص حکمتوں کے ماتحت نازل کیا ہے کیا تم اس عظیم الشان کتاب کے منکر ہوئے پھرتے ہو۔

وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ (زخرف ع۴)

یہ قرآن تیرے اور تیری تمام قوم کے لئے شرف کا موجب ہے۔ یعنی جو لوگ اس کتاب پر عمل کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بڑی عظمت اور بزرگی عطا فرمائے گا

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ (حٰم السجدہ ع۵)

وہ لوگ جنہوں نے اس ذکر یعنی قرآن کریم کا انکار کیا جب کہ وہ ان کے پاس آیا حالانکہ وہ بڑی عزت والی کتاب ہے وہ اپنی تباہی کا اپنے ہاتھوں سامان کر رہے ہیں۔ یہ کتاب وہ ہے کہ نہ باطل اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے اور بڑی حکمتوں اور تعریفوں والے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ایسی عظیم الشان اور بابرکت کتاب جو انسانیت کے لئے شرف کا باعث ہے اور جس کی پیش کردہ سچائیوں کو نہ سابق علوم غلط ثابت کر سکے ہیں اور نہ موجودہ زمانہ کے علوم اس کی کسی بات کو غلط قرار دے سکے ہیں۔ اس سے اگر کوئی شخص اعراض کرتا ہے تو وہ یقیناً اپنی ہلاکت اور بربادی اپنے ہاتھوں مول لیتا ہے۔ یہ کتاب خدا تعالیٰ نے اس لئے نازل کی ہے کہ بنی نوع انسان اسے پڑھیں۔ اس کے علوم کو سیکھیں۔ اپنے اہل و عیال کو سکھائیں اور پھر تمام دنیا میں اسے پھیلاتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ پر خدائے واحد کی حکومت قائم ہو جائے۔ اور اسود و احمر تک خدا تعالیٰ کا نام اور اس کا پیغام پہنچ جائے۔ جو لوگ اس کتاب کو اپنا دستور العمل بنالیں گے وہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں گے۔ مگر وہ لوگ جو اسے پس پشت پھینک دیں گے وہ عذاب کے وقت اپنے بڑے ساتھیوں اور ہم نشینوں پر لعنتیں ڈالیں گے جو ان کی گمراہی کا باعث ہے مگر اس وقت نہ ان کا افسوس ان کے کسی کام آئے گا اور نہ ان کا اپنے ساتھیوں پر لعنتیں ڈالنا انہیں کسی عذاب سے بچا سکے گا۔ کیونکہ اس کے نتیجہ کی ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔ کسی اور پر نہیں۔" (تفسیر کبیر)

"قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں، کیونکہ کوئی دنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی، کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیلی و اصلاح کی، جیسی قرآن شریف نے کی۔" (سرمہ چشم آریہ)

درود شریف اور اسکی فضیلت

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ قُوْلُوْا! "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی ص ۱۵۲/۱-۱ بخاری ص ۹۳/۲)

حضرت کعب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپ نے فرمایا تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔ "اے ہمارے اللہ! تو محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا۔ اے ہمارے اللہ تو محمد اور محمد کی آل کو برکت عطا کر جس طرح ابراہیم اور آل ابراہیم کو برکت عطا کی۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔"

عَنْ فَضَالَۃَ ابْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ فِیْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یُمَجِّدِ اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلَ ھٰذَا ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ اَوْ لِغَیْرِہٖ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ سُبْحَانَہٗ وَالثَّنَآءِ عَلَیْہِ، ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء ص ۲۰۸/۱)

حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آپ نے فرمایا اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے۔ پھر نبی کریم پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشا دعا کرے۔

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اس میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں صدق دل سے روزے رکھو، صدقہ و خیرات کرو اور درود اور استغفار پڑھا کرو۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

بزرگانِ اسلام

حضرت مصعب بن عمیرؓ

انسان جب کسی مقصد کی راہ میں قدم اٹھاتا ہے تو طرح طرح کی مشکلات اور قسم قسم کی دشواریاں اُس کے آڑے آتیں اور اس کے صبر و استقلال کو آزمائش میں ڈالتی ہیں پھر جو لوگ عزم و ہمت کے ساتھ کارروائیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھائے چلے جاتے ہیں اور ناگواری کے احساس تک کو بھی کسی حالت میں اپنے قریب نہیں آنے دیتے وہی لوگ ہیں جن کے دامن سے کامیابی پیمانِ وفا باندھ لیتی ہے اور وہ ہمیشہ سرخرو نکلتے ہیں۔

اسلام کے انتہائی جانباز اور نہایت ثابت قدم سپاہی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ غزوۂ احد میں شجاعانہ مدافعت کرتے ہوئے جب جامِ شہادت نوش کر گئے تو لڑائی کے خاتمے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میّت کے قریب تشریف لائے اور کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا اس کو سچا کر دکھایا۔"

پھر میّت کی طرف رُخ کر کے فرمایا:۔

"میں نے تم کو مکے میں دیکھا تھا جہاں تمہارے جیسا حسین اور خوش پوشاک کوئی نہ تھا لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال الجھے ہوئے ہیں اور جسم پر صرف ایک چادر ہے خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں حاضر رہو گے۔"

اس کے بعد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ کشتگانِ راہِ خدا کی آخری زیارت کر کے ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ ایسے مسلمان تھے جو سراپا ہیانہ۔ تمام فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ حسنِ ظاہری اور سلامتِ ذوق اور طبع لطیف بھی رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اُن کا تذکرہ کرتے تو فرمانے لگتے میں مصعبؓ سے زیادہ کوئی حسین، کوئی خوش پوشاک اور پروردۂ نعمت ہے"!

حضرت مصعبؓ اپنے والدین کے حد درجہ محبوب تھے خاص کر ان کی والدہ نے مالدار ہونے کی وجہ سے بڑے ناز و نعم کے ان کی پرورش کی تھی لیکن جب ان کے صاف و شفاف آئینۂ دل پر توحید کا عکس پڑ گیا اور شیدائیانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو گئے تو خود ماں اور دوسرے مشرکین خاندان مخالفت پر اتر آئے اور انہیں قید تنہائی میں ڈال دیا۔ حضرت مصعبؓ ایک عرصے تک تو صبر و ثبات کے ساتھ یہ مصائب برداشت کرتے رہے بالآخر ہجرت کر کے حبش چلے گئے۔

ایک مدت کے بعد جب وہ حبش سے واپس آئے تو مسافرت اور مہاجرت کی سختیوں کے سبب وہ ظاہری رنگ و روپ باقی نہ رہا تھا۔ دیکھ کر خود ان کی ماں بھی متاثر ہوئیں۔ دل پسیج گیا اور ستم وجور کے ارادے سے باز آگئی۔

ہجرتِ مدینہ سے پہلے مدینے کا ایک معزز طبقہ مشرف باسلام ہو گیا تھا انہوں نے حضور سے درخواست کی کہ ہماری تعلیم و تلقین کیلئے کوئی معلم بھیجا جائے۔ دانائے کل صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر انتخاب حضرت مصعبؓ پر پڑی۔ چنانچہ آپ نے چند نصیحتوں کے بعد انہیں مدینے روانہ فرما دیا۔

مدینے پہنچ کر حضرت مصعبؓ بن عمیر نے اشاعتِ اسلام کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دیں اور جس طور و طریقے سے وہاں آفتابِ اسلام کی ضیا پاشیاں کیں۔ یہ ان کی بصیرتِ علمی اور سچے جذبۂ اسلامی کی بلند ترین مثال ہے، جو تاریخِ اسلام کے صفحات پر ہمیشہ اپنی کرنیں بکھیرتی رہے گی

سنہ ۲ہجری سے جب کفر و اسلام میں خونریز معرکوں کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت مصعبؓ بن عمیر شہادت کا بلند مرتبہ پانے تک میدان کارزار میں ایک نمایاں حیثیت سے لشکرِ اسلام میں شریک رہے۔

غزوۂ بدر میں اسلام کے سپہ سالارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصولِ جنگ کے مطابق اپنے جاں نثاروں کو مرتب کیا تو مہاجرین کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔

حضرت مصعبؓ نے انتہائی شجاعت اور بہادری کے ساتھ اسلام کے اس پرچم کو جنگ کے اختتام تک بلند رکھا اور علمبرداری کے فرائض نہایت جاں نثاری کے ساتھ ادا کئے

غزوۂ اُحد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو پشت کی جانب رکھ کر صف آرائی فرمائی تو اس موقع پر بھی علمبرداری کا شرف انہی کو عنایت ہوا۔ اس غزوے میں مسلمانوں کی ایک اتفاقی غلطی سے عارضی طور پر جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ اور اسلام کے فاتح سپاہی وقتی طور پر مغلوب ہو کر منتشر ہو گئے تو یہ جانباز علمبردارِ اسلام تن تنہا کفار کے نرغے میں ثابت قدم رہا اور پرچمِ توحید کو پیچھے کی طرف حرکت دینے کی بجائے اپنی جان خدا کی راہ میں فدا کی۔

کفار کے ایک شہسوار ابن قمیہ نے بڑھ کر تلوار ماری جس سے ان کا داہنا بازو شہید ہو گیا۔ حضرت مصعبؓ نے فوراً بائیں ہاتھ سے پرچم کو تھام لیا۔ ابن قمیہ نے دوسرا وار کیا۔ اب دوسرا بازو بھی کٹ گیا۔ لیکن اس شیدائے پرچم توحید نے دونوں کٹے ہوئے بازوؤں سے حلقہ کر کے علم کو سینے سے لگا لیا ابن قمیہ یہ دیکھ کر جھنجھلا اٹھا اور اس زور سے تاک کر نیزہ مارا کہ اس کی انی ٹوٹ کر سینے میں رہ گئی۔ اسلام کا سچا عاشق اور فدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کرتا ہوا کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (اور محمد رسول اللہ صلے اللہ صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی گذر چکے ہیں) فرشِ خاک پر ایسی نیند سو گیا کہ اس نیند کے سرور اور راحت کی کیفیت کچھ وہی لوگ جانتے ہیں جو زندہ تو ہیں۔ مگر ہمیں اُن کی زندگی کا شعور نہیں۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر صورت و شکل میں حضور صلعم سے اس قدر مشابہ تھے کہ اسی وقت جاں نثارانِ رسالت میں کہرام مچ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت پائی اسلامی پرچم کی بلندی کا اس وقت بھی یہ عالم تھا کہ ان کے بھائی ابو الرومؓ بن عمیر نے بڑھ کر اس کو سنبھال لیا اور آخر وقت تک بہادری کے ساتھ اس کو بلند کئے رہے۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر وہ بلند پایہ اسلام کے سپاہی تھے کہ ایک دفعہ ان کی سادگی دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ الحمد للہ اب دُنیا اور تمام اہلِ دنیا میں تبدیلی آ جانی چاہیئے یہ وہ نوجوان ہے جس سے زیادہ مکے میں کوئی ناز پروردہ نہ تھا لیکن نیکوکاری کی رغبت اور خدا اور رسولؐ کی محبت نے اسے تمام دُنیا سے بے نیاز کر دیا ہے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ و رضو عنہ،

"صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے۔ منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود کو حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو" (مسیح موعود)

146

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی سے جماعت کے اکثر احباب واقف ہیں۔ آپ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے ماموں حضرت اماں جانؓ کے بھائی اور حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ کسی زمانہ میں اخبار الفضل میں آپ کے مضامین کثرت کے ساتھ شائع ہوتے رہے ہیں جو جماعت میں غیر معمولی دلچسپی اور شوق سے پڑھے جاتے تھے۔ مجھے بھی الفضل میں آپ کے متعدد مضامین لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ قادیان میں آپ ہمارے پڑوسی بھی تھے۔ اکثر ملنے کا موقع ملتا رہتا تھا۔

آپ اپنے پیشہ ڈاکٹری میں بہت قابل تھے۔ اعلیٰ پایہ کے انشاء پرداز بھی تھے۔ آپ کی تحریر بھی بہت ہی دیدہ زیب اور خوبصورت تھی۔ چھوٹے چھوٹے حروف اور سطر بندی دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے موتی پروئے ہوئے ہیں ایسا خوبصورت خط کم ہی دیکھنے میں آیا ہے۔

بیمار پرسی اور عیادت:۔ بیمار کی عیادت کا وصف آپ میں نمایاں تھا۔ قریباً تمام نمازیں مسجد مبارک میں ادا کرتے تھے روزانہ صبح سیر کے لئے جب گزرتے تو اکثر میرے والد صاحب مرحوم (محترم منشی محمد حسین صاحب کاتب جو کہ بعارضہ دمہ بیمار تھے) کے پاس ٹھہر جاتے والد صاحب کا حال پوچھتے۔ بیماری کی کیفیت معلوم کرنے کے بعد دوائی تجویز فرماتے نسخہ بعض دفعہ لکھ دیتے اور بعض دفعہ فرماتے کہ لڑکے کو بھیج کر گھر سے دوائی منگوا لیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب خود بھی بعارضہ دمہ بیمار تھے۔ والد صاحب نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب! آپ بے شک دمہ سے بیمار ہیں لیکن آپ چلنے پھرنے کے قابل تو ہیں مجھ پر تو ایسا سخت حملہ ہوتا ہے کہ میں قضائے حاجت کے لئے بھی نہیں جا سکتا۔ آپ مجھے کوئی ایسی دوائی دیں جس سے مجھ میں بھی چلنے پھرنے کی قوت آ جائے۔ آپ نے فرمایا اچھا بھجوا دوں گا۔ چنانچہ آپ نے دوائی کی ایک خوراک بھجوا دی اسے کھا کر محترم والد صاحب نے اگلے دن ڈاکٹر صاحب جب تشریف لائے تو عرض کیا ڈاکٹر صاحب دوائی بہت اچھی ہے کہاں سے ملتی ہے اور اس کا کیا نام ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے دوائی کا نام [illegible] لکھ دیا اور فرمایا یہ لاہور سے بیلی رام کی دکان سے مل سکے گی۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ کل لڑکے کو بھیج کر مجھ سے ایک دو خوراکیں دوائی کی اور منگوا لیں۔ میں اگلے دن مکان پر حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب بیمار ہیں۔ میں واپس آ گیا۔ شام کے بعد پھر مکان پر گیا ڈاکٹر صاحب بیمار تھے لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ دوائی لینے آیا ہے تو بلا لیا اور فرمایا میں خود بیمار ہوں صبح سے بیسیوں مریض آ چکے ہیں بھلا میں بیماری کی حالت میں کیسے مریضوں کو دیکھ سکتا ہوں۔ آپ یہ دوائی لے لیں اور انہیں دیدیں۔ جب میں واپس آنے لگا تو فرمانے لگے بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ فرمانے لگے ڈاکٹری کا پیشہ ایسا ہے جس میں آرام نہیں۔ اگر تمام دن اور رات کام کرنے کے بعد ڈاکٹر سونے لگے تو بھی مریض آ جائیں گے اور کہیں گے دوائی دیجئے خواہ ڈاکٹر بیمار ہو اور کام کرنے کے قابل نہ ہو۔ اور ڈاکٹر کے معذرت کرنے پر بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ڈاکٹر بددماغ ہے اسے بیمار کی بیماری کا ذرا احساس نہیں ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر بیچارا خود تکلیف میں ہوتا ہے اس لئے میں نے تو یہی فیصلہ کیا ہے کہ اپنے کسی بچے کو ڈاکٹر نہیں بناؤں گا۔

ہمسایہ کے حقوق:۔ آپ نے حلقہ مسجد مبارک میں اپنا دومنزلہ مکان بنایا دفتر الفضل نے وہ کرایہ پر لے لیا۔ اس کے بالمقابل ہمارا مکان تھا جو ایک منزلہ تھا۔ ان کے مکان سے ہمارے مکان کے صحن میں نظر پڑتی تھی۔ میں نے حضرت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں لکھا کہ آپ نے دومنزلہ مکان بنایا ہے اس سے ہمارے مکان میں نظر پڑتی ہے اور بے پردگی ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دومنزلہ مکان بنانے کے بارے میں یہ ارشاد ہے کہ اس کی دیواریں پردہ کی ایسی ہوں کہ ہمسایوں کی بے پردگی نہ ہو۔ اگلے روز حضرت ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ایک بند لفافہ ملا اسے کھول کر دیکھا تو اس میں کچھ رقم تھی اور ساتھ ہی معذرت تھی کہ آپ کو واقعی تکلیف ہوئی ہے آپ فوراً اپنی دیوار اونچی کروا لیں۔

ہمسایہ کے حقوق نہ پہچاننے کی وجہ سے بات بات پر لڑائی جھگڑا ہوتا رہتا ہے اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہمسایہ کے حقوق کا خیال رکھا جائے تو بلاشبہ ایسی ہمسائیگی جنّت ہے۔

دعوت میں غرباء کا حق:۔ ۱۹۴۲ء میں میری شادی ہوئی تو دعوتِ ولیمہ پر بلانے کے لئے فہرست مرتب کی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں اطلاع پانی کے لئے خود حاضر ہوا۔ السلام علیکم کے بعد دستخط کرانے کے لئے لسٹ پیش کی۔ آپ نے شادی پر مبارکباد دی اور تمام لسٹ پڑھنے کے بعد واپس دیکر فرمایا میں اس دعوت میں شریک نہیں ہوں گا۔ میں سخت متعجب ہوا۔ عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا دکھاؤ فہرست۔ میں نے فہرست دے دی۔ فرمانے لگے۔ فہرست میں اکثر بڑے لوگ شامل ہیں۔ یہ بڑے لوگ ہیں اس لئے ان کو بلایا گیا ہے۔ پھر چند نام پڑھنے کے بعد فرمانے لگے ان کا قرضہ اتارا جا رہا ہے۔ اور یہ دفتر میں کام کرنے والے ساتھی ہیں اس لئے ان کو بلایا گیا ہے میں اس میں شامل نہیں ہوں گا۔ اس میں غرباء کا کہیں نام نہیں ہے۔ میں نے فوراً لسٹ لے کر اس میں دارالشیوخ کے دس غرباء کا اضافہ کر دیا۔ فرمانے لگے اب میں دعوت میں شامل ہو جاؤں گا فرمایا وہ دعوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پسندیدہ نہیں ہے جس میں غرباء کو شریک نہیں کیا جاتا۔

اللہ اللہ کس انداز سے آپ نے میری غلطی مجھ پر واضح کی جس کا اثر اب تک محو نہیں ہوا۔

مزاح:۔ آپ کی طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ ایک دفعہ میں مضمون کے سلسلہ میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ میرا گلا بیٹھا ہوا تھا۔ فرمانے لگے کیا ہوا۔ میں نے کہا گلا بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا کون سا گھی استعمال کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا خالص گھی استعمال کرتا ہوں لیکن پھر گلا خراب ہو گیا ہے۔ فرمانے لگے آپ خالص گھی استعمال نہیں کرتے خالص گھی ہم استعمال کرتے ہیں اور پھر پیسے بھی آپ سے آدھے دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی وہ کس طرح فرمانے لگے۔ میاں خالص بناسپتی گھی جس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی۔ اور آپ دگنے پیسے دے کر بھی ناخالص گھی استعمال کرتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم خالص گھی استعمال کرتے ہیں۔ اب بتائیے کہ ہم خالص گھی استعمال کرتے ہیں یا آپ؟ میں نے عرض کی آپ نے بجا فرمایا۔ خالص گھی آپ ہی استعمال کرتے ہیں۔

بیمار کی حوصلہ افزائی:۔ ایک دفعہ میری ایک ہمشیرہ بیمار ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب علاج فرماتے رہے۔ ایک دن ہمشیرہ نے پوچھا کہ مجھے آرام کب آئے گا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا دعائیں کرواؤ اور دوائی بھی پیو تو انشاء اللہ بہت جلد آرام آ جائے گا۔ ہمشیرہ دوائی پینے سے بچتی تھی۔ اس طرح اس نے دوائی پینی شروع کر دی۔ ہمشیرہ نے جب بھی یہ سوال کیا ڈاکٹر صاحب نے یہی جواب دیا دعا کرو دوائی پیو۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب پر ہزاروں ہزار برکتیں نازل فرمائے اور نہ صرف ان کے خاندان کو ان کی خوبیوں سے حصہ وافر عطا فرمائے بلکہ ہر احمدی کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل۔ ربوہ)

سچی باتیں

اب بھی کم تر ہی لوگوں کو اس کا علم ہوگا کہ میری نوعمری کے تقریباً دس سال کا دور الحاد تشکک اور ارتیابیت کی نذر رہا اور تقریباً ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۱۹ء تک (اپنی عمر کے سترھویں سال سے لے کر ستائیسویں سال تک) میں اسی ارتداد کی وادی میں بھٹکتا رہا۔ نشہ عقلیت (ریشنلزم) کا سوار رہا۔ اور ریسوم اور مل اسپنسر اور ہکسلے کو پڑھ پڑھ کر فخر اگنا سٹک (لاادری) ہونے پر کرتا رہا۔ والد مرحوم۔ ایک پختہ دیندار مسلم۔ اس دور کے دیکھنے کو تین سال تک زندہ رہے۔ وہ اپنے خیال کے مطابق میرا سامنا فلاں شاہ صاحب اور فلاں مولوی صاحب سے کراتے رہے۔ بھلا میرے سر چڑھا ہوا ولایتی بھوت ان نیک بندوں کا کیا اثر قبول کرتا۔ بڑے سے بڑے عالم دین کی اپنے کچھ اہانت ہی کر گزرتا۔ ملنے والوں میں اکثر پڑھے لکھے مسلمان تھے وہ بھی سب ٹال جاتے۔ البتہ انہیں ملنے والوں میں اکثر پڑھے لکھے مسلمان تھے۔ وہ بھی سب ٹال جاتے۔ البتہ انہیں ملنے والوں بزرگوں میں دو ایک صاحب ایسے تھے جو آخر وقت بغیر بحث مناظرہ میں پڑے۔ بغیر کسی قسم کی خشونت و تشدد کو کام میں لاتے۔ زخم کا علاج برابر ٹھنڈے مرہموں سے کرتے رہے۔ محسنوں کی اس صف میں نمبر اول پر نام اکبر الہ آبادی اور محمد علی ایڈیٹر کامریڈ کا آتا ہے۔ محمد علی کے جوش اسلامی سے ایک دنیا واقف ہے۔ اکبر کا نام اس سلسلے میں کم ہی کسی کے ذہن میں آئے گا۔

اکبر کا مرتبہ شاعری و ظرافت میں جو ہے ظاہر ہے۔ اسی پایہ کے حکیم و عارف بھی تھے۔ گہرے مذہبی اور دیندار نماز و روزہ دونوں کے عاشق رسوم و بدعات سے بیزار توحید کے سچے پرستار۔ سن میں مجھ سے ۴۵-۴۶ سال بڑے۔ میں ان کی بڑی اولاد سے بھی چھوٹا لیکن برتاؤ بالکل دوستانہ رکھا اور ہر طرح بے تکلف بنا لیا۔ گفتگو عموماً علمی ادبی۔ بس درمیان درمیان دینی تبلیغ چپکے چپکے کرتے جاتے۔ کبھی فرماتے آپ نے تو کالج میں عربی لی تھی۔ بڑے کام کی اور علمی زبان ہے۔ بس اس سے اپنا رابطہ نہ توڑیئے اور اس کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ قرآن کا مطالعہ کرتے رہیئے۔ جو مضامین پسند نہ آئیں انہیں چھوڑتے جائیے اور یہ سمجھ لیجئے کہ وہ میرے لئے نہیں ہیں۔ باقی کلاسیکل کتاب ہے۔ کوئی کوئی ٹکڑا تو کہیں پسند آ ہی جائے گا۔ بس ایسی آیتوں کو دو تین بار دہرا کر پڑھ لیا کیجئے اور آپ کے لئے قید باوضو کی بھی نہیں۔ کبھی فرماتے کہ وجود باری کی بحث میں زیادہ نہ پڑیئے۔ اللہ کی ذات و صفات کے باب میں بڑے بڑے عالم و عارف غوطے کھاتے رہے ہیں۔ بس اپنی بندگی (عبدیت) میں تو کبھی آپ کو شک نہیں ہوا ہے۔ بس اسی احساسِ عبدیت پر پوری توجہ رکھئے۔ میرا مصرعہ اسی موقعہ کے لئے ہے

بندگی حالت سے ظاہر ہے خدا ہو یا نہ ہو

موت و فنا پر بھی خوب لیکچر دیتے رہے اور عالم کی فناپذیری کو دل میں اتارتے رہتے — آج دل سے ان مرحوم کے لئے ویسی ہی دعائیں نکلتی رہتی ہیں جیسے اپنے مرشد کے لئے نکلتیں۔ اور قرآن کی انگریزی خدمت کے سلسلہ میں تو کبھی کبھی اپنے انگریزی کے انگریز استاد کو بھی یاد کر لیتا ہوں۔ اور یہ خیال کر کے کہ یہ ٹوٹی پھوٹی انگریزی جو مجھ سے بن پڑی ہے انہیں استاد کا فیض ہے۔ اور ان کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش دعائے خیر کی نکال ہی لیتا ہوں۔

ایک جہاد اور اس کا انجام :- ایک اسلامی معاصر کے کالموں سے بہ سلسلہ بغاوت ۱۸۵۷ء نہیں غدر ۱۸۵۷ء نہیں بلکہ سلسلہ جہاد ۱۸۵۷ء

(جامع مسجد دہلی میں) اس دور پر آشوب میں ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد علامہ فضل حق نے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی اور دین کی رسوائی اور زبوں حالی پر اظہار خیال کرنے کے بعد ایک استفتاء پیش کیا۔ مسجد میں دہلی کے علماء موجود تھے مفتی صاحب.. مولوی ..... صاحب (اور متعدد نام) جیسے اکابر نے اس فتوے پر دستخط کئے اور جہاد کا عام اعلان ہو گیا۔

اس جہاد عام کا انجام عام ہوا وہ بھی ہر دوست دشمن سب پر ظاہر ہے۔

پتلون کی تاک میں لنگوٹی بھی گئی

مسلمانوں کا جو کچھ بھرم باقی تھا وہ بھی سب خاک میں مل کر رہا۔ بہادر شاہ ظفر کی فوج ظفر موج چند جیسنے کیا چند ہفتے بھی جم کر مقابلہ نہ کر سکی۔ شکست فاش شرمناک نے مسلمانوں کی رہی سہی عزت و حشمت کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اور حکومت جو برائے نام تھی۔ وہ اب نام کی بھی باقی نہ رہی۔ اور یہ سارا انجام کیا آپ ہی آپ اور خلاف توقع اور خلاف اسباب حاصل ہو گیا "جہاد" کیا محض "جہاد" کا نام لینے سے وجود میں آ جاتا ہے؟ یا اس کے کچھ شرائط بھی ہیں۔ پھر ان شرطوں کا سوال بیسواں حصہ بھی جہاد میں پورا ہوا تھا۔ مجاہدین کی صف میں چار فیصدی ایک مجاہد کے اوصاف رکھنے والے تھے۔ شیر کی کھال اگر کوئی بھیڑیا اوڑھ لے اور اپنے کو شیر کہلا کر جنگل کے جانوروں سے اپنی بالادستی تسلیم کرانا چاہے تو کیا اس کے انجام سے کچھ ایسے جہاد اور مجاہدوں کا انجام کچھ مختلف ہوگا۔

گئو رکھشا کی نادر صورت :- اسٹیٹسمین کے اسٹاف رپورٹر کی رپورٹ کا خلاصہ

گئو رکھشا کے لئے جو زبردست سرکاری کمیٹی جون ۱۹۶۷ء میں مقرر ہوئی تھی۔ اس کے پاس ریاستی اعلیٰ وزیروں کے جو جوابات آئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پابندی کے حق میں صرف راجستھان یوپی۔ گجرات۔ پنجاب اور ہریانہ کی ریاستیں ہیں۔ تین ریاستوں بنگال۔ کیرالا اور مدراس نے مکمل پابندی کی مخالفت کی ہے۔ اور کشمیر سے کوئی جواب اب تک نہیں آیا ہے اور باقی نے حمایت صرف جزوی کی ہے۔ اور ملک کے ممتاز ماہرین معاشیات نے اس کے سامنے اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے یہ خیال پیش کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگ اگر گائے کا گوشت خود کھانا نہیں چاہتے تو نہ کھائیں۔ لیکن اسی گوشت کو اگر باہر کے ملکوں کو بھیجا کریں تو اس سے اتنی آمدنی ہو سکتی ہے۔ کہ اس سے ملک کے تمام دفاعی اخراجات ہو جائیں۔

یعنی جس کلی ممانعت کا غلغلہ سارے ملک کے لئے بلند تھا۔ اس کی تائید میں کل پانچ ریاستیں نکلیں۔ اور تین صریح مخالف اور باقی کی تائید صرف جزوی پابندی تک حاصل۔ اور سب سے زیادہ دلچسپ رائے ماہرین کی کہ گئوماس خود نہ کھائیے مگر دوسرے ملک والوں کو کھلاتے رہیئے۔

مکرم عبدالاحد خان صاحب افغان درویش قادیان کی وفات

جیسا کہ الفضل میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم عبدالاحد خان صاحب افغان درویش قادیان وفات پا گئے ہیں — اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ خانصاحب مرحوم ایک لمبے عرصہ سے قادیان میں مقیم تھے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان آ گئے تھے مگر جلد ہی ابتدائی پر آشوب زمانہ میں ہی خدمت مرکز کے لئے پھر قادیان تشریف لے گئے۔ اور وفات تک نہایت دلجمعی اخلاص اور استقلال سے درویشی زمانہ گزارا۔ اور ہر مشکل کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ اور ہر وقت ہی اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی اور شاکر رہے۔ خان صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو صبر جمیل دے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

انصار اللہ کا تیرھواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۷ ہش ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ انصار اللہ و دیگر احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلبا متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فوری طور پر اپنے (۱) رول نمبر (۲) نتیجہ امتحان (۳) اور مکمل پتے سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکالت دیوان تحریک جدید - ربوہ)

اعلان برائے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان وقائدین مجالس انصار اللہ جماعتہائے ضلع شیخوپورہ

جملہ امراء پریذیڈنٹ و قائدین مجالس انصار اللہ جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۱/۸ کے سہ ماہی اجلاس میں شرکت کے لئے بجائے شیخوپورہ آنے کے چوہڑکانہ منڈی مسجد احمدیہ متصل ریلوے سٹیشن چوہڑکانہ تشریف لے آویں۔ وہ چٹھی جس میں شیخوپورہ آنے کے لئے لکھا گیا ہے منسوخ سمجھی جاوے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کی تعمیر کیلئے عطیہ جات

تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کی تعمیر کے سلسلہ میں چندہ کی فراہمی کے لئے جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کے پاس جماعت احمدیہ کھاریاں کا ایک وفد عنقریب پہنچنے والا ہے۔ اسلئے احباب سے درخواست ہے کہ اراکین وفد سے تعاون فرمائیں اور اپنے عطیہ جات اراکین وفد کو با خذ رسید دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ فراہمی چندہ کے لئے محترم ناظر صاحب بیت المال سے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔

(بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

تمام مجالس خدام کی خدمت میں گذارش ہے کہ

۱۔ ماہ وفا (جولائی) کے کام کی رپورٹ روانہ فرمائیں

۲۔ مرکز میں رپورٹ پہنچنے کی آخری تاریخ ۵ ظہور (اگست) ہے

۳۔ رپورٹ مرکز میں بروقت اسی صورت میں پہنچ سکتی ہے کہ ۱۰-۱۱ ظہور (اگست) تک روانہ کردی جائے۔

امید ہے مجالس بروقت رپورٹ بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ثواب کمانے کے ایام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں پودا لگانے کو جنت میں پودا لگانے کے مترادف قرار دیا ہے لہذا درخت کاری کے ایام ثواب کے حصول کے لئے بہترین ایام ہیں۔ اس لئے سب احباب ہفتہ شجرکاری کے ایام میں اس طرف توجہ فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نائب قائد ایثار)

دعائے مغفرت

مکرم میاں حکم دین صاحب موصی مورخہ ۲۶/۷/۶۸ کو رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ربوہ کے خدام کی توجہ کیلئے ہفتہ وصولی تحریک جدید

۱۹۶

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق ۲ ظہور (اگست) سے ۸ ظہور (اگست) تک ہفتہ وصولی تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔

زعماء کرام اور منتظمین تحریک جدید اس ہفتہ خاص جدوجہد سے چندہ تحریک جدید وصول فرمائیں۔

ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ اس ہفتہ وصولی تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر فوراً اپنا چندہ ادا کرے۔

عہد حاضر اس امر کا شدید متقاضی ہے کہ اشاعت اسلام کی غرض سے تحریک جدید کا چندہ فوراً ادا کیا جائے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں۔

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم ہجرت ۱۳۴۶ھش (یکم مئی ۱۹۶۷ء) لغایت ۳۰ شہادت ۱۳۴۷ھش (۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء) کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں۔ اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں۔ مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ جن احباب کو فارم نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا سکیں۔ اور اپنے مکمل پتہ جات سے بھی اطلاع دیں۔ تاکہ صحیح پتہ پر فارم بھجوائے جا سکیں۔

یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے۔ ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اس لئے حصہ آمد کے ہر موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے۔ اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نتیجہ میٹرک ۱۹۶۸ء تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیرآباد اسٹیٹ

	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	پاس/فیل	ڈویژن
سائنس گروپ	۱۔ عزیز احمد	۵۸۱/۹۰۰	پاس	فسٹ
	۲۔ منظور احمد	۵۸۲	پاس	فسٹ
	۳۔ نصیر احمد	۵۱۱	پاس	سیکنڈ
	۴۔ رفیق احمد	۶۳۶	پاس	فسٹ
	۵۔ رشید احمد	۵۱۴	پاس	سیکنڈ
	۶۔ ظفر اقبال	۴۴۴	پاس	سیکنڈ
	۷۔ جمیل احمد	۴۵۶	پاس	سیکنڈ
آرٹس گروپ	۸۔ مقصود احمد	۴۰۶	پاس	سیکنڈ
	۹۔ محمد ہاشم	۳۶۲	پاس	تھرڈ
	۱۰۔ مشتاق احمد	۳۲۱	پاس	تھرڈ
	۱۱۔ داؤد احمد	۲۵۵	پاس	تھرڈ
	۱۲ محمد صدیق	۲۷۸	پاس	تھرڈ

نتیجہ سو فیصد رہا

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیرآباد اسٹیٹ)

تریاق اٹھرا
اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس پندرہ روپے

نورِ مظہر
اولاد نرینہ کیلئے — کورس ۲۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳

دندان سازوں کے لئے
خوش خبری
مندرجہ ذیل سامان اگست ۱۹۶۸ء کے پہلے ہفتہ پیش آ گیا ہے۔ لاہور کے بھاؤ سے دس فیصد رعایت پر حاصل کرنے کے لئے اپنا آرڈر بھجوا دیجئے۔
(۱) سٹیلن پوڈر اینڈ لیکوڈ (۲) کمپوزیشن (۳) کولڈ مولڈ سیل (۴) کراؤن سیمنٹ (۵) موم (۶) شیکش ۱۸ ولایتی (۷) کولڈ کیور (۸) سٹین لیس سٹیل کی تار (۹) دانتوں کے ماپ کے لئے پوڈر
سی ۔ اے ۳۷۰ ۔ چاننا ڈنٹل سروس
لنگے منڈی بازار بالمقابل اے ۔ لاہور

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ ۔ قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا مشہورِ عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور (رجسٹرڈ)
اطباء ڈاکٹر، خود سادہ اور ڈاکٹری بزرگ ہستیوں کو ... گاہکوں کو محض اشتہار بنا رہا ہے ... امراض چشم ... اکسیر ... ۲/-

---

طاقت کی دوائی
اعصاب اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس ۲۰ روپے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

نور کاجل
ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے
بہترین سرمہ
خارش، پانی بہنا، باہمنی ناخنہ پھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج۔ منجمد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر جو بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

قابلِ تقلید نمونہ
محترمہ حفیظ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب موصیہ ۵۷۹۹ نے اپنی وصیت کا حصہ ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۳ حصہ کر دیا ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوفہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۲/- — مینیجنگ ایڈیٹر

امانت فنڈ تحریک جدید
میں
روپیہ کیوں رکھا جائے

اس لئے کہ:
حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
اس لئے کہ
امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
اس لئے کہ
یہ ایک الہامی تحریک ہے
اس لئے کہ
امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع کریں۔

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

آپ کے گھر میں
تریاق کبیر
کی ایک شیشی ہر وقت موجود رہنا چاہیے تاکہ پیٹ درد، ہیضہ، متلی اور دستوں کا فوری علاج کیا جا سکے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ، بستر، فرشی دریاں، کھیس، تولیے، جائے نماز، تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں
وسیم اپہولسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر ایس پور بازار لائل پور

قرآنی حقائق بیان کرنے والا ماہنامہ
الفرقان ربوہ
تبلیغی و علمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جسکے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ہیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے۔
مینیجر الفرقان

درخواست دعا
خاکسار کی اہلیہ پانچ چھ روز سے متواتر بیمار چلی آ رہی ہے۔ کافی علاج کرانے کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ لہٰذا جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مرزا لطف اللہ بیگ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

قابلِ اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵	۱-۰۰	۲-۴۵	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۴۵	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳ سپیشل	۱-۰۰	۲-۱۴	۳-۴۶	۴-۱	۵-۱۰	۵-۴۳
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۵-۰۰ بنہ بہادر														
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۴-۱۵	۹-۳۰	۳-۳۰ سپیشل														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار، خوش اخلاق و شائستہ عملہ حاصل ہے
(محمد علی ظفر، مینیجر)

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
حب اٹھرا
فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

شربتِ خانہ ساز کھانسی نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج
سب کے لئے یکساں مفید ہے
دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ کی فخریہ پیشکش
فی شیشی ایک روپیہ

نورِ صحت کمزوری کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹی کی طاقت کا خاص اکسیر ۱۰ گولی ۔ ۱۵ روپے
بیرونی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے آدھا کورس ۱۲.۵۰ روپے
احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

148
اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور، فون ۲۶۲۳

الفضل
میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے
خط و کتابت کیا کریں

ہمیں آپ پر اعتماد ہے

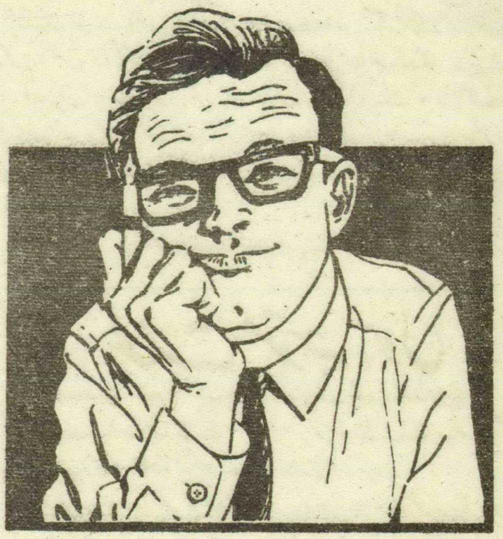

اپنا انکم ٹیکس خود ہی تشخیص کیجئے

خود تشخیص شدہ گوشوارے
برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء
۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ء
تک داخل کر دیجئے

خود تشخیص طریق کار کی سہولتوں کے تحت آپ کا خود پیش ہونا یا کھاتے پیش کرنا ضروری نہیں۔ اپنا انکم ٹیکس خود تشخیص کر کے آپ غیر ضروری مالی اخراجات اور الجھنوں سے بچ سکتے ہیں

ان سہولتوں سے وہ تمام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کی کل آمدنی چھ ہزار سے زیادہ اور پچیس ہزار روپے تک ہے۔ یہ پچیس ہزار روپے کی بالائی حد ان لوگوں پر عائد نہیں ہوتی جن کی کل آمدنی کا ۵۰ فیصد حصہ تنخواہ، سود، مکان کا کرایہ اور ڈیویڈنڈ سے حاصل ہوتا ہے۔

خود تشخیص طریق کار ان لوگوں پر بھی عائد ہوتا ہے جن کی تنخواہوں سے انکم ٹیکس کاٹ لیا جاتا ہے۔

آمدنی کے گوشواروں کے فارم اور طریقِ خود تشخیص کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کے چالان کسی بھی انکم ٹیکس دفتر سے بلاقیمت حاصل کئے جا سکتے ہیں

آخری تاریخ ۱۵ ستمبر یاد رکھیے

مزید تفصیلات کے لئے قریب ترین انکم ٹیکس آفس سے رجوع کیجئے

شائع کردہ:- سینٹرل ریوینیو بورڈ ۔ حکومتِ پاکستان

DFP THAVER

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲ ظہور تا ۸ ظہور ۱۳۴۷ ہش

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں کراچی میں تشریف فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق اس ہفتہ بذریعہ تار جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۱۹ روفا ۴۷ ہش مطابق ۱۹ رجولائی ۶۸ء بروز جمعۃ المبارک زیر تعمیر مسجد اقصےٰ کی بنیادوں میں اینٹیں رکھنے کی ایک اور مبارک تقریب پیدا ہوئی۔ اس روز پونے سات بجے شام خاندان حضرت مسیح موعود کی بعض خواتین مبارکہ نے وہاں تشریف لے جا کر مسجد کے ایک زیر تعمیر حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اپنے مبارک ہاتھوں سے اینٹیں نصب فرمائیں۔

۳۔ مورخہ ۲ رماہ ظہور کو نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے، توبہ و استغفار کو اپنا ورد بنانے اور دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ خطبہ ثانی میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

۴۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن کے مطابق مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب سابق سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ فارغ ہو گئے ہیں اور مکرم سید مسعود مبارک صاحب نے سیکرٹری بہشتی مقبرہ کا چارج لے لیا ہے۔

۵۔ اس ہفتہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا اعلان ہوا ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ۱۶۹ طلباء کے نتیجہ کا اعلان ہوا جن میں سے ۱۴۲ کامیاب ہوئے۔ کامیابی کی اوسط ۸۴ فی صد ہے۔ فرسٹ ڈویژن میں ۳۶ سکینڈ ڈویژن میں ۷۶ اور تھرڈ ڈویژن میں ۲۶ کامیاب ہوئے۔ پانچ کے نمبر ابھی نہیں آئے۔

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ۱۰۶ طالبات اس امتحان میں شامل ہوئیں ۱۰۳ پاس ہوئیں۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۶٫۲ فی صد رہا۔ فرسٹ ڈویژن میں ۵۹ سکینڈ میں ۳۰ اور تھرڈ ڈویژن میں ۲ ۔ ۳ کمپارٹمنٹ میں۔

۶۔ محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیرینہ خادم مکرم عبد الاحد خان صاحب افغان۔ قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص نیک اور ابتدائی احمدی تھے۔ ساری عمر متوکلانہ طور پر حضور رضی اللہ عنہ کی اور سلسلہ کی خدمت میں گزاری۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

۷۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم اور نہایت مخلص احمدی محترم میاں محمد سعید صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر حال ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع ملتان مورخہ یکم ظہور (اگست) بروز جمعرات ملتان میں بعمر قریباً ۸۰ برس انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز مورخہ ۲ رظہور بروز جمعہ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

۸۔ محترم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر دفتر عارضہ اور دورہ کے سلسلہ میں آخر اگست تک سرگودھا سے باہر رہیں گے۔ جماعتی کاموں وغیرہ کے سلسلہ میں ان سے ملنے والے احباب سرگودھا پہنچنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ (ابو العطاء جالندھری)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارہویں جماعت میں نئے داخلہ کے لئے پانچ پانچ دن کے لئے ۱۵ اگست اور ۹ ستمبر سے انٹرویو لیا جائے گا۔ تمام درخواستیں کالج کے فارم پر معہ ضروری سرٹیفکیٹس اور دو عدد فوٹو کے دفتر کالج میں ۱۵ اگست سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ تھرڈ ڈویژن والے سائنس کے مضامین نہیں لے سکیں گے سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن والے طلبہ کو سائنس یا آرٹس میں ٹیسٹ لے کر داخل کیا جائے گا۔ فرسٹ ڈویژن والے طلباء بغیر کسی ٹیسٹ کے داخل کئے جائیں گے۔ ٹیسٹ ۱۸ اگست اور ۱۲ ستمبر کو صبح دس بجے ہوگا۔ مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کی مراعات دی جائیں گی۔ بالخصوص ۷۰ فی صد سے لے کر گورنمنٹ سکالرشپ کی حد تک نمبر لینے والوں کو پوری فیس کی رعایت دی جائے گی۔

(قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عنقریب سالانہ اجتماع کے متعلق سرکلر شائع کر کے ہر لجنہ کو بھجوایا جا رہا ہے اس کے مطابق سالانہ اجتماع کے لئے تیاری کرائیں۔

چندہ ممبری سالانہ لجنہ کا بجٹ -/۲۷۰۰۰ ہے نو ماہ گزرنے پر صرف ۱۸۰۲۹ چندہ آیا ہے۔ ہم نے ۳۰ ستمبر تک اپنا بجٹ پورا کرنا ہے۔ تمام لجنات جائزہ لیں اور بقایا داران کے بقایاجات وصول کریں۔ اور پوری کوشش کریں کہ بجٹ پورا ہو جائے۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے سارے سال میں ایک پیسہ چندہ نہیں آیا ان کو یاد دہانی کے خطوط بھی لکھے جا رہے ہیں اسی طرح ناصرات اور اجتماع کے سالانہ چندہ کی طرف بھی توجہ کریں اجتماع کا چندہ فی ممبر ایک روپیہ سالانہ ہے سوائے اس کے کہ کسی کی مالی حالت اتنی نہ ہو کہ وہ ادا کر سکے۔ ایسے اصحاب کی حیثیت کے مطابق لیا جائے۔ اوسط چندہ لجنہ کی ممبرات کی تعداد کے مطابق آنا چاہیئے۔

خاکسار مریم صدیقہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید ظہور (اگست) کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے اگر پانچ سات روز تک آپ کو پرچہ نہ ملے تو اطلاع دیں تا کہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے

اگر آپ کا پتہ تبدیل ہو چکا ہے تو مہربانی فرما کر فوری طور پر اطلاع دیں تا کہ نئے پتہ پر آپ کو پرچہ بھجی جائے۔ اسی طرح اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو تجدید فرمائیں تا کہ پرچہ جاری رکھا جا سکے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲